Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

السلام علیکم !!!

ہماری ویب سائٹ پر شائع ہونے والے تمام ناولز اور مواد مصنفہ / مصنف کے نام اور ٹائٹل سے محفوظ ہیں۔

ان تحریر کے رائٹس کریزی فینز آف ناول اور مصنفہ / مصنف کے پاس محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی بھی شخص ان تمام ناولز مواد کی نقل نہیں کر سکتا۔

نقل شدہ مواد پکڑے جانے کی صورت میں متعلقہ فرد، بلاگ یا ویب سائیٹ کو درپیش آنے والے مسائل کا وہ خود ذمہ دار ہو گا۔

نوٹ:

ہمیں اپنی ویب سائٹ کریزی فینز اوف ناول کے لئے لکھاریوں کی ضرورت ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پہ اپنے ناول، افسانے، کالم، آرٹیکل اور شاعری شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل زریع کو استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

انشاءاللہ آپ کی تحریر دو دن کے اندر ویب سائٹ پر شائع کر دی جائے گی۔

تفصیلات کے لیے ان رابطوں کا انتخاب کیجیے۔

Email : crazyfansofnovel@gmail.com

Facebook Page : fb.me/CrazyFansOfNovel

Facebook Group : https://web.facebook.com/groups/292572831468911/

Website Url : https://crazyfansofnovel.com

شکریہ

انتظامیہ کریزی فینز آف ناول!!!!!!

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

راہ حیات

از قلم

نورِ شال

:- سورۃ واقعہ کی آیت نمبر ۲۹،۲۸ اور ۳۰ میں اللہ تعالی فرماتا ہے

کیا تم نے (غور سے) دیکھا ہے پانی جو تم پیتے ہو۔ (سچ سچ بتاؤ) کیا تم۔ نے اس کو بادل سے اتارا ہے یا ہم ہی "

" - اتارنے والے ہیں۔ اگر ہم چاہتے تو اس کو کھاری بنا دیتے۔ پھر تم کیوں شکر ادا نہیں کرتے

:- تفسیر

اجاج سخت کڑوے کو کہتے ہیں۔ یہاں سے اپنی ایک اور حکمت کی طرف اشارہ فرمادیا کہ بارش ان بخارات سے بنتی ہے جو سمندروں کے پانی سے اٹھتے ہیں۔ سمندروں کا پانی کھاری اور نمکین ہوتا ہے۔ نیز اس میں ایک خاص قسم کی بو اور چکناہٹ بھی ہوتی ہے۔ لیکن جب بارش برستی ہے تو اس کے پانی میں نہ سمندر کا کھارا پن پایا جاتا ہے اور نہ اس بدبو کا کہیں نام و نشان ہوتا ہے -

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میٹھا اور شفاف آبِ زلال ان بادلوں سے ٹپکتا ہے-ذرا سوچو!-----------سورج کی کرنوں کو کس نے سلیقہ سکھایا کہ جب پانی کشید کرو تو اس کی نمکینی اور بدبو کو مت کشید کرو- صرف خالص پانی کے اجزاء کو بخارات میں تبدیل کرنا-اگر یہ اہتمام نہ کیا جاتا تو جہاں بارش کا کھاری پانی برستا وہاں ساری زمین شور اور ناقابل کاشت ہو جاتی- میٹھے پانی کے جو ذخیرے پہلے سے موجود تھے وہ بھی استعمال کے قابل نہ رہتے- - انسانی زندگی تو کجا حیوانی اور نباتاتی زندگی کے آثار بھی مٹ جاتے- فتبارک اللہ احسن الخالقین کفرانِ نعمت تو تمہیں زیب نہیں دیتا-آؤ اپنے رب کا شکر ادا کرو تا کہ وہ اپنے احسانات سے تمہیں مزید "مالامال کر دے-"

تھیٹر میں مکمل خاموشی تھی- تمام طالبات قطار در قطار لکڑی کے اوپر نیچے بنے بینچوں پہ براجمان پوری توجہ سے قرآنی آیات اور ان کی تفسیر سننے میں محو تھے-وہ بھی پہلی رو میں بیٹھی قدرے سر جھکائے سر عابد رضا کا لیکچر دھڑا دھڑا اپنی نوٹ بک کے صفحات پہ اتار رہی تھی-ٹھیک اسی لمحے دو آنسو لڑھک کر صفحے پر گرے اور پھر متواتر گرتے چلے گئے تو اس کا تیزی سے چلتا ہوا ہاتھ یک دم رک گیا-اس کی آنکھوں کے آگے جیسے دھند سی چھا گئی, آس پاس کے اسٹوڈنٹس نے حیرت سے یہ منظر دیکھا تھا-یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا جو اسے حیرت ہوتی, سر عابد رضا کے لیکچر دینے کا اندازِ بیاں اور موضوع کا چناؤ ہی ایسا ہوتا تھا کہ وہ سحر انگیز ہو جاتی تھی, کئی کئی دن تک وہ ذہنی انتشار کا شکار رہتی -

لیکچر ختم ہوا تو اس نے گہری سانس بھرتے ہوئے ہاتھ کی پشت سے چہرا صاف کیا اور بوجھل قدموں سے چلتی ہوئی تھیٹر سے باہر نکل آئی-اس کا اگلا پریڈ نہ صرف فری تھا بلکہ اس کی تینوں نٹ کھٹ سی دوستیں بھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج لیوپر تھیں-اس نے منہ بنا کر کچھ دیر ادھر ادھر دیکھا پھر بوریت سے بچنے کے لیے اس نے لائبریری کا رخ کیا -

****

" - ہائے صدقے--------------دیکھ یار ضرغام بشاء کیا لگ رہا ہے"

زونیہ نے رشک بھری نظریں ظرغام بشاء پہ ٹکاتے ہوئے جیسے آہ بھری-وہ کچھ ہی فاصلے پر کھڑا اپنے کسی اسٹوڈنٹ سے بات کر رہا تھا -

"ہائے داوے--------------کیا لگ رہا ہے؟"

-ہانیہ نے شرارت سے بائیں آنکھ کا کونہ دبایا

"- سو کول, گڈ لکنگ, ہنڈسم, ڈیشنگ, ہاٹ---------اف اور کیا کیا بتاؤں"

- زونیہ کا من پسند ٹاپک تھا پھر وہ بھلا کیوں نہ شروع ہوتی

اوئے بس کر دے---------وہ ٹیچر ہیں, کچھ سن۔لیا تو تمہارے ساتھ ساتھ ہماری بھی شامت آ جائے گی -"

غزل نے ڈرتے ہوئے کہا اور کن اکھیوں سے بائیں جانب دیکھا جہاں سر ضرغام بشاء ان کی طرف ہی آ رہے تھے -

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Rah E Hayaat | By Noor E shaal (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ہاں ہیں ٹیچر, میں نے کب انکار کیا ہے لیکن انگلش ڈیپارٹمنٹ کے ہمارے نہیں, میرے تو بلکل "

"نہیں, کیوں ہانی صحیح کہا نا..........؟

زونیہ نے آنکھ مارتے ہوئے ہانیہ کے ہاتھ پہ ہاتھ مارا تو دونوں کا قہقہہ فضا میں گونجا- مضراب نے کوفت سے

- ان کی طرف دیکھا

ارد گرد ٹولیوں کی صورت بیٹھے گروپس میں سے ایک گروپ ان کا بھی تھا- وہ چاروں اس وقت آڈیٹوریم

ہال کے سامنے بنے قدرے چھوٹے چھوٹے لان میں سے ایک میں کورس کی شکل میں بیٹھی تھیں- موسم

کے تیور اچانک بدلے, سرمئی رنگ کے بادل امڈ امڈ کے ایک دوسرے کے پیچھے چلے آرہے تھے, جیسے

- بارش کا پتہ دے رہے ہوں

مضراب کے ذہن کے پردے پر پھر سر عابد رضا کے لیکچر کی بازگشت ہونے لگی, اس کی آنکھوں میں نمی سی

- تیرنے لگی

"- ہففف.........! یہ ادائے بے نیازی.........ظالم نے میری طرف دیکھا تک نہیں"

ضرغام بشاء تیزی سے ان کے پاس سے گزر گئے تو زونیہ دل مسوس کر رہ گئ- اس کے کلون کی خوشبو نے تا

- دیر اسے اپنے حصار میں جکڑے رکھا

بھئ اب ہر کوئی تمہاری طرح فارغ اور پاگل تھوڑی نا ہے, وہ بھی سر ضرغام بشاء جیسا بلا کا ایٹیٹیوڈ رکھنے "

"- والا, ہائی فائی پر سنیلٹڈ بندہ

- غزل نے چڑاتے ہوئے بتیسی دکھائی تو زونیہ نے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورا

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوئے کسی شاعر کی غزل۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ کرے تمہاری شادی کسی شاعر سے ہی ہو, تب ہی میرے"

"- دل, گردے اور پھیپھڑوں کو ٹھنڈک پہنچے گی

زونیہ نے ہاتھ نچا کر حساب بے باک کیا تو ایک بار پھر سب کا مشترکہ قہقہہ کورس میں بلند ہوا تھا جبکہ غزل

-نے فقط گھورنے پہ اکتفا کیا

"ایک تو وہ دشمنِ جاں اور اوپر سے یہ قاتل موسم ہائے۔۔۔۔۔۔۔۔

موسم ہے بڑا قاتل کھو جائے نہ کہیں آوارہ دل

نہ کہیں سکون ہے نہ کہیں قرار ہے

",ضرغام بشاء کا مجھ کو انتظار ہے۔۔۔۔۔۔۔ہو

زونیہ کی بھاں بھاں پھر سے شروع ہو چکی تھی, اتنی بے سری آواز پہ غزل نے کانوں میں جلدی سے انگلیاں

-ٹھونسی جبکہ ہانیہ نے سر تھام لیا

- وہاٹ دا ہیل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"مضراب جو کب سے ضبط کیے بیٹھی تھی, اٹھ کھڑی ہوئی"

"لو کر دیا ناناراض زونی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہیں پتہ تو ہے رابی کو یہ سب پسند نہیں پھر بھی۔۔۔۔۔۔"

- دور جاتی مضراب کو دیکھ کر غزل روہانسی ہوئی

-کیا یار۔۔۔۔۔۔۔"زونیہ نے منہ بسورا"

- اور کچھ ہی دیر میں وہ تینوں پھر سے مضراب کے پاس موجود تھیں

****

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ کسی ضروری کام سے لیب آفس آیا ہوا تھا۔ مینجمنٹ, رجسٹریشن اور لیب آفس ایک ہی جگہ بنے ہوئے تھے۔ کسی بھی اسٹوڈنٹ یا ٹیچر کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو یہاں موجود مخصوص اسٹاف سے حل کروالیتا۔ کالج پلس یونیورسٹی ہونے کی وجہ سے کام کا بردن زیادہ ہوتا تھا اس لیے پریشانی سے بچانے کے لیے ہر وقت میل اور فی میل اسٹاف اایکٹیو رہتا تھا۔

وہ جلدی سے اپنا کام نمٹا کر واپس اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف جانے لگا۔ دفاتر کے اختتام پر ویٹنگ اور زیرو روم کی حدود شروع ہو جاتی تھیں۔ سب سے پہلا اسلامک ڈیپارٹمنٹ, اس کے بعد انگلش ڈیپارٹمنٹ آتا اور ان کے ساتھ باقی ڈیپارٹمنٹس قطار در قطار بنے ہوئے تھے۔ وہ کافی دنوں سے کسی کام کے سلسلے میں سر عابد رضا سے ملنا چاہتا تھا۔ یہی سوچ کر وہ اسلامیات ڈیپارٹمنٹ میں آگیا۔ تھیٹر کے باہر ونڈو کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ ٹھٹک کر رک گیا۔ ونڈو (کھڑکی) کے اندر کا منظر دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا۔ سلیقے سے حجاب اوڑھے فرسٹ رو میں بیٹھی لڑکی, آنسوؤں سے تر, موٹی موٹی آنکھوں کو وہ بار بار اپنے ہاتھ میں پکڑے ٹشو پیپر سے صاف کر رہی تھی۔ پہلی بار وہ کسی لڑکی کو دیکھ کر یوں سحر زدہ ہوا تھا۔ ہر چیز جیسے ساکت ہو گئی ہو, وقت کا پہیہ جیسے رک سا گیا ہو۔ جس کام کے لیے آیا تھا, وہ کام تک بھول گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کچھ تو تھا اس لڑکی میں ورنہ اس سے پہلے اس کی ایسی کیفیت کبھی نہیں ہوئی تھی۔

"۔ سر آپ کو پرنسپل صاحب آفس میں بلا رہے ہیں"

وہ چونکا, پھر گھوم کر ملازم کی طرف دیکھا جو مؤدب انداز میں ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ وہ اثبات میں سر ہلاتا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Rah E Hayaat | By Noor E shaal (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ڈگری بلاک جہاں انڑ کی کلاسز ہوتی تھیں, اس کی بیک پہ بنے گراؤنڈ میں جگہ جگہ سیمنٹ کے بینچز لگے ہوئے تھے-اس کے بائیں طرف کینٹین تھی جس پہ ہماوقت لڑکے اور لڑکیوں کا ایک جم گفیر رہتا تھا-گراؤنڈ میں کچھ اسٹوڈنٹس تو گیم کھیلنے میں مگن نظر آتے جبکہ کچھ گروپس کی صورت بیٹھے بریک ٹائم انجوائے کر رہے ہوتے, تو کچھ کلاس سے بھاگ کر بنک مار رہے ہوتے تھے -

وہ چاروں بھی کینٹین سے سموسہ پیکٹ اور کول ڈرنکس ہاتھوں میں پکڑے۔۔۔۔ایک طرف خالی گوشے میں بنے بینچ پر آ کر بیٹھ گئیں-دوپہر کا وقت تھا اس لیے سورج خوب آب وتاب سے چمک رہا تھا-گرمی کی حدت بڑھنے کی وجہ سے درختوں کی چھاؤں اور اس۔میں ٹھلی ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا بھلی لگ رہی تھی -وہ چاروں سموسہ کھانے کے باتیں کرنے میں مصروف ہو گئیں-ہمیشہ کی طرح گھوم پھر کر زونیہ اور ہانیہ لڑکوں کے بارے میں باتیں کرنے لگ گئیں جن میں سرفہرست ان۔کے بوائے فرینڈز کے قصے ہوتے تھے -

مضراب خاموشی سے سب سنتی رہی جبکہ غزل نے احتیاطاً اس کا ہاتھ پکڑ لیا مبادا وہ پھر سے اٹھ کر نہ چلی جائے-وہ اس کی کیفیت اچھی طرح سے سمجھ رہی تھی -

وہ چاروں بچپن کی دوستیں تھیں-ایک ساتھ سکول میں پڑھا اور پھر کالج میں بھی ایک ساتھ ایڈمیشن لیا تو ان کی دوستی مزید گہری ہو گئی۔مضراب ایک مزہبی خاندان سے تعلق رکھنے والی حساس, سلجھی ہوئی مڈل کلاس لڑکی تھی-غزل اس کے پڑوس میں رہتی تھی, یوں غزل اور مضراب کی دوستی ہو گئی-پھر سکول میں زومیہ اور ہانیہ سے ملاقات ہوئی اور ملاقات کب گہری دوستی میں بدلی۔انھیں پتہ ہی نہ چلا-زونیہ اور ہانیہ ٹونز تھیں, ان کی فیملی بہت امیر کبیر ہونے کی وجہ سے انھیں ہر طرح کی آزادی ملی نتیجتاً وہ بگڑی ہوئی امیر

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زادیاں بن گئیں- مضراب کی دلی خواہش تھی کہ اس کی دوستیں بھی اس کی طرح حجاب نہیں تو کم از کم سر پر دوپٹہ ہی اوڑھ لیں- صلوۃ وصوم کی پابندی کریں جو محض اس کی خواہش ہی رہی- وہ ہر بار اس سے وعدہ کر کے توڑ دیتیں, جس سے انھیں تو کوئی فرق نہ پڑتا البتہ مضراب کو دلی تکلیف پہنچتی- وہ دونوں ایم-اے انگلش کرنا چاہتی تھیں لیکن مضراب کی ضد کے آگے ہار مانتے ہوئے ایم-اے اسلامیات میں داخلہ لے لیا-

مضراب نے سوچا تھا کہ شاید وہ اس ماحول میں آکر تبدیل ہو جائیں گیں لیکن یہ اس کی خام خیالی ثابت ہوئی, ان کے شب وروز میں رتی بھر بھی تبدیلی نہیں آئی, البتہ غزل نے نہ صرف دوپٹہ اوڑھنا شروع کر دیا بلکہ نمازوں میں بھی دلچسپی لینے لگ گئی -

ابھی بھی زونیہ, ہانیہ کو بتا رہی تھی کہ رات کیسے اس کی بوائے فرینڈ نے اس کی تصویر دیکھ کر تعریفوں کے پل باندھے, وہ بہت چہک چہک کر سب بتا رہی تھی- مضراب نے تاسف سے سے سر ہلاتے ہوئے رخ موڑ لیا- اس نے کہیں پڑھا تھا کہ "عورت اس وقت برباد ہونا شروع ہوتی ہے جب اس کے حسن کی تعریف ایک غیر مرد کر رہا ہوتا ہے - "

اس نے گہری سانس لیتے ہوئے دکھ گرفتگی سے غزل کی طرف دیکھا جو اسے ہی نوٹ کر رہی تھی- مضراب نے آہستگی سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوایا, بیگ کندھے پر ٹکایا, دوسرے ہاتھ سے فائل سنبھالی اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کی طرف قدم بڑھا دیے- خلافِ معمول غزل بھی ان دونوں کو غصے سے گھورتی مضراب کی پیچھے لپکی, وہ کسی صورت مضراب کو دکھی نہیں دیکھ سکتی تھی- وہ جانتی تھی------

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

مضراب جیسی لڑکیاں بہت نایاب ہوتی ہیں اور وہ تینوں خوش قسمت ہی تو تھیں, جنہیں مضراب جیسی فرشتہ صفت دوست ملی تھی -

غزل تقریباً بھاگتے ہوئے اس کے آگے آئی اور نرمی سے اس کے ہاتھ تھامے تو مضراب ٹھٹک کر رک گئ اور الجھی نظروں سے غزل کی جانب دیکھا -

رابی یار!۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم مایوس نہ ہو پلیز, میں جانتی ہوں ایک تم ہی ہو جو ہمیں راہِ راست پہ لا سکتی ہو" "وہ ذرا رک کر پھر سے گویا ہوئی -"اور تم نے ہی تو کہا تھا کہ مایوسی گناہ ہے - مجھے پورا یقین ہے رابی, وہ وقت دور نہیں جب تم اپنے مقصد کے حصول کو پا لو گی -"

غزل نے مسکراتے ہوئے کہا تو جواباً وہ بھی مسکرا دی -

انشاءاللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔! "وہ دھیرے سے بولی" -

غزل کا یہ روپ دیکھ کر اسے بے حد خوشی محسوس ہوئی۔

اس کی آنکھوں میں امید کے جگنو پھر سے جگمگانے لگے - جبکہ اس کا موڈ ٹھیک ہوتا دیکھ کر غزل نے سکون کا سانس لیا -

****

وقت کا کام ہے گزرنا سو گزرتا چلا گیا - ان کے لاسٹ ایئر کا لاسٹ سمسٹر شروع ہو چکا تھا - وہ بہت :::::
محنت اور دلجمعی سے ساری سرگرمیاں بھلائے سمسٹر کی تیاری میں جت گئیں - ان کے یونیورسٹی میں بہت

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

تھوڑے دن رہ گئے تھے- آج کل زونیہ کی زبان پر سر ضرغام بشاء کا تزکرہ کچھ زیادہ ہی رہنے لگا تھا- کوئی بھی بات ہوتی تو اس کی تان ان پہ ہی آ کے ٹوٹتی- آج تو اس نے حد کر پار کر دی تھی- جو بم اس نے ان کے سر پہ آ کے پھوڑا تھا, وہ انھیں کسی طور ہضم نہیں ہو پا رہا تھا -

"میرے خیال میں تو کوئی مضائقہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ گفٹ تو میں سر ضرغام کو دے کر ہی دم لوں گی -"

زونیہ نے گود میں رکھے ہوئے گفٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا, اس کا انداز اٹل تھا تینوں نے بے بسی سے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا -

"یار زونی۔۔۔۔۔! ایک بار پھر سے سوچ لے یہ نا ہو کوئی گڑ بڑ ہو جائے -"

غزل نے اسے ڈرانا چاہا لیکن مقابل بھی پھر زونیہ تھی -

"تم لوگ ایسے ہی ڈر رہی ہو- ڈونٹ وری میں کہہ رہی ہوں نا کچھ نہیں ہو گا -"

اس نے جیسے ناک پر سے مکھی اڑائی -

"تمہارا تو دماغ خراب ہو گیا ہے- سب کو پتہ ہے سر ضرغام بشاء باقی ٹیچرز سے الگ ہیں, وہ دوسرے ڈیپارٹمنٹس کے اسٹوڈنٹس سے فری نہیں ہوتے, سب کتنا ڈرتے ہیں -"

غزل نے سمجھانے کی ایک اور سعی کی کہ شاید اس کے دماغ میں بات گھس جائے -

"ہففففف یار۔۔۔۔۔۔! جسٹ گفٹ ہی تو دینا ہے میں کونسا پرپوز کرنے جا رہی ہوں -"

وہ منمنائی تو ہانیہ کی ہنسی چھوٹ گئی -

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اوکے ڈن! اب بتاؤ کرنا کیا ہے, اصل مسئلہ تو گفٹ پہنچانے کا ہے- اب بلی کے گلے میں گھنٹی کون باندھے "

"- بھئی

ہانیہ اپنی ضدی بہن کو جانتی تھی اسی لئے معاملے کو ختم کرنا چاہا-

" وہ میں نے سوچ لیا ہے بس تم لوگوں میں سے کسی ایک کو میرے ساتھ جانا ہوگا- "

وہ کہنے کے ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی تو باقی سب نے بھی اس کا ساتھ دیا-

پانچ منٹ بعد وہ ہانیہ کے ہمراہ انگلش ڈیپارٹمنٹ میں موجود تھی -

کچھ دن پہلے انگلش ڈیپارٹمنٹ نے ضلع و تحصیل بھر میں انگلش ڈیبیٹ میں فرسٹ پرائز جیت کر سابقہ ریکارڈ قائم رکھتے ہوئے یونیورسٹی کا نام ایک بار پھر فخر سے بلند کر دیا تھا, جس کا سہرا بلا شبہ سر ضرغام بشاء کو جاتا تھا- آج اسی سلسے میں فنکشن ارینج کیا گیا تھا, ہر کوئی شاداں وفرحاں تیاری میں مگن نظر آ رہا تھا- وہ دونوں زیادہ دیر وہاں نہیں رک سکتی تھیں -

پندرہ بیس منٹ انتظار کرنے کے بعد بھی سر ضرغام بشاء اسے کہیں دکھائی نہ دیئے تو زونیہ کو مایوسی ہوئی, وہاں کھڑے ایک ہیڈ بوائے جو فنکشن کی ارینجمنٹس کا جائزہ لے رہا تھا اسے کام سونپ کر وہ واپس مڑ گئیں -

دوسرے روز وہ چاروں معمول کے مطابق آڈیٹوریم ہال کے باہری حصے میں سیمنٹ کے بنے پینٹ زدہ پلرز میں سے ایک کے ساتھ ٹیک لگائے, چوکڑی مارے بیٹھی تھیں- زونیہ آج معمول سے ہٹ کر کچھ زیادہ ہی خوش دکھائی دے رہی تھی, وجہ سر ضرغام کو گفٹ دینا ہی ہو سکتا تھا- زونیہ اوپر آسمان کی طرف منہ اٹھائے کسی اور ہی جہاں کی سیر کر رہی تھی- مضراب نے اس کی طرف سرسری سا دیکھا پھر سر جھٹک کر بیگ سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

بک نکال کر پڑھنے لگی, جو اس نے لائبریری سے دو دن پہلے ہی ایشو کروائی تھی جبکہ ہانیہ اور غزل نے کینٹین کا رخ کیا-اسی لمحے وہی لڑکا جسے زونیہ کل گفٹ پکڑا کر آئی تھی, اچانک سامنے پا کر وہ بری طرح چونکی-اسے کھڑا ہوتا دیکھ کر نا سمجھی کے عالم میں مضراب بھی کھڑی ہو گئ -

"آپ کا نام زونیہ ہے-؟"

-آنے والے لڑکے نے استفہامیہ پوچھا تو زونیہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

اوکے-------سر ضرغام کا آپ کے لیے میسج ہے کہ آئندہ وہ اس قسم کی حرکت برداشت نہیں کریں گے اور آپ کا یہ گفٹ بھی واپس بھیجا ہے - "

وہ گفٹ پکڑا کر واپس مڑ گیا-زونیہ ہونق شکل بنائے گفٹ کو گھورنے لگی, غصہ ضبط کرنے کی وجہ سے اس کا سفید چہرہ لال بھبھو کا ہو رہا تھا-اس نے گفٹ پھینکنا چاہا تو مضراب نے جلدی سے اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا-

پاگل ہو گئی ہو کیا------؟, ایسا کرنے کیا سب ٹھیک ہو جائے گا-منع کیا تھا نا یہ سب کرنے سے-------اب رونا بند کرو, دیکھو! سب تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں "-

مضراب نے دبے لہجے میں قدرے نرمی سے کہا وہ منہ چھپا کر اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی, مضراب نے گھبرا کر ارد گرد دیکھا-ہانیہ اور غزل ابھی تک کینٹین سے واپس نہیں لوٹی تھیں-اس نے اپنا سر تھام لیا یعنی اب اسے ہی سب کچھ ہینڈل کرنا تھا-صبح جب وہ آئی تھی, کس قدر خوش تھی اور اب-------چہرہ جیسے مرجھا سا گیا تھا مضراب کو افسوس ہوا-اس نے کچھ پل سوچا پھر گفٹ پکڑے انگلش ڈیپارٹمنٹ میں آ گئی-اس نے آس پاس ایک طائرانہ نگاہ دوڑائی, سر ضرغام بشاء راہداری میں کھڑے کسی ٹیچر سے مصروفِ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

گفتگو نظر آئے-وہ آتو گئی تھی لیکن اب کہے گی کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔خدانخواستہ کچھ الٹا سیدھا سنا دیا۔۔۔۔۔۔

-نہیں, نہیں- مضراب نے گھبرا کر نفی میں سر ہلایا-اپنے بگڑے تنفس کو ٹھیک کرتی وہ آگے بڑھی

-مے آئی کم ان سس۔۔۔۔۔۔۔۔سر؟"وہ ہکلائی"

"یس۔۔۔۔۔۔۔۔"

سر ضرغام بشاء نے قدرے حیرت سے حجاب میں ملبوس اس لڑکی کی اور دیکھا جو کچھ فاصلے پہ کھڑی بری

-طرح انگلیاں مسل رہی تھی-دوسرے ٹیچر سے ایکسیوز کرتے, وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے

"واٹ ہیپنڈ؟"

گفٹ پہ نظر پڑتے ہی قدرے ناگواری سے پوچھا تو مضراب کی جیسے سیٹی گم ہو گئی-سر ضرغام کے تاثرات

-کچھ خاص حوصلہ افزاء نہیں تھے

"وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سر۔۔۔۔۔۔۔۔یہ گفٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

-اس نے تھوک نگلتے ہوئے دانستہ بات ادھوری چھوڑ دی اور ہاتھ میں پکڑا گفٹ آگے بڑھایا

"واٹ یو مین بائے دیٹ؟"

-سر ضرغام نے گفٹ کی طرف اشارہ کر کے استفسار کیا تو وہ مزید نروس ہو گئی

سر آئی تھنک۔۔۔۔۔۔۔۔۔اگر کوئی اسٹوڈنٹ دل سے کسی ٹیچر کو گفٹ دیتا ہے تو اسے ایکسیپٹ کرنے"

"-میں کوئی مضائقہ نہیں

اوہ! سیریس لی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب یہ آپ ڈیسائیڈ کریں گی کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے, کیا نہیں, رائٹ"

"۔۔۔۔۔۔؟

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسپاٹ انداز میں کہنے کے ساتھ ہی وہ چیئر پر ایزی ہو کر ٹانگ پہ ٹانگ جمائے بیٹھ گئے, جو ہیڈ بوائے تھوڑی دیر پہلے رکھ کر گیا تھا-اس قدر بے نیازی برتنے پر اس نے بمشکل اپنی کوفت کو چھپایا -

آئم سوری سر! میرا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا۔۔۔۔۔۔بٹ سر آپ کو یہ گفٹ لیناہی ہو گا, ورنہ میں اسے باہر پھینک دوں گی-"اس کا اعتماد بحال ہو چکا تھا جبکہ سر ضرغام بشاء کی نہ چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ گہری ہو گئ -

"اچھا تو آپ ایسا کیوں کریں گی؟

کیوں کے اگر میں گفٹ واپس لے کر گئی تو زونیہ اور ہرٹ ہو جائے گی, اور میں اپنی دوست کو مزید دکھی نہیں دیکھ سکتی -"

اس کا سر جھکا ہوا جبکہ لہجے میں ایک التجا تھی, سر ضرغام کو اس پر ترس آیا-

"اوکے فائن! لائیں۔۔۔۔۔۔میں گفٹ رکھ لیتا ہوں لیکن دوبارہ ایسی حرکت نہیں ہونی چاہیے -"

سر ضرغام نے سنجیدگی سے وارننگ دی تو اس نے فٹ سے اثبات میں سر ہلایا -

" تھینک یو سو مچ سر۔۔۔۔۔۔۔"

گفٹ پکڑانے کے ساتھ ہی وہ بچوں کی۔طرح خوش ہوتی واپس پلٹ گئ-کیونکہ وہ جلد از جلد یہ خوشخبری زونیہ کو سنانا چاہتی تھی-کچھ فاصلے پر کھڑے ہیڈ بوائے اور گرل نے حیرت سے یہ سارا سین دیکھا, اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا-دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کاندھے اچکاتے ہوئے جیسے لاعلمی کا اظہار کیا-

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

آج اتوار کا دن تھا-اس کا ارادہ مکمل ریسٹ کرنے کا تھا لیکن عزیزی دوست کے بھرپور اصرار پر اسے مجبوراً میوزیکل کنسرٹ اٹینڈ کرنے آنا پڑا-رش اتنا زیادہ تھا کہ پاؤں تک رکھنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی-کنسرٹ شروع ہو چکا تھا, وہاں زیادہ تعداد میں ینگ جنریشن نظر آ رہی تھی-میوزک, ردھم, لیرکس کیا قابل سماعت تھا, جو شور کے ساتھ جوش قابل دید تھا, وہ بھی خوب انجوائے کر رہا تھا-وہ آگے والی رو میں تھا ایک دم ایک عجیب سے احساس کے زیرِ اثر اس نے سرسری سا مڑ کر دائیں جانب دیکھا, تو وہیں تھم گیا-وہ آس پاس کیا ہو رہا تھا, سب کچھ بھول گیا-اسے یاد تھا تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو فقط دو روئی روئی آنکھوں کو دیکھنا-وہ ایک بار پھر سے سحر زدہ ہونے لگا تھا-وہ لڑکی الگ تھلگ کھڑی اس محفل کا حصہ لگ ہی نہیں رہی تھی, نجانے کیوں آج بھی اسے اس لڑکی کی آنکھیں بھیگی بھیگی لگیں-وہ بس ایک ہی جھلک دیکھ پایا, اس کے بعد اسے کہیں نظر نہ آئی تو اسے بے چینی نے گھیر لیا-

کنسرٹ ختم ہونے کے بعد وہ باہر پارکنگ ایریا میں آ گیا-اس کے دل میں ایک بار پھر اسے دیکھنے کی خواہش جاگی-اس کی قسمت اچھی تھی یا قبولیت کی گھڑی, وہ پھر سے اس کی نظروں کے سامنے تھی-اتنی جلدی اپنی دلی مراد بر آنے پر وہ زیرِ لب مسکرا دیا-اس کی گاڑی سے اگلی گاڑی ان کی تھی-وہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی اپنے تین عدد دوستوں سے باتیں کرنے میں مصروف تھی-وہ دانستہ فون کان سے لگائے گاڑی سے کمر ٹیکے کھڑا ہو گیا البتہ دھیان سارا ان کی طرف تھا, وہ بآسانی ان کی آواز سن سکتا تھا-

"یار بہت زبردست کنسرٹ تھا۔۔۔۔۔۔رئیلی! مزا آ گیا"-

ہانیہ نے چہکتے ہوئے کہا تو زونیہ نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی -

"رابی تم بھی کچھ بتاؤ نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔تمہیں کیسا لگا؟"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

- زونیہ چیونگم چباتے ہوئے اس کے برابر آ کھڑی ہوئی

"پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔"

- رابی نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے

" کیا مطلب۔۔۔۔۔۔کیوں پتہ نہیں؟"

زونیہ سے پہلے ہانیہ نے اچھنبے سے پوچھا تو مضراب نے ٹیک چھوڑتے ہوئے کانوں میں سے روئی نکال کر ان

- کے سامنے کی-"کیونکہ میں نے کچھ سنا ہی نہیں اس لیے-"اس کی اس حرکت پہ سب ہکا بکا رہ گئیں

-دس از ناٹ فئیر رابی۔۔۔۔۔"زونیہ نے برا مناتے ہوئے منہ بسورا"

اور جو تم لوگ کر رہی ہو, کیا وہ سب ٹھیک ہے-تم لوگوں کے اصرار پر محض دل رکھنے کے لئے میں آ تو گئی"

بٹ سوری ٹو سے دیٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اس گناہ میں شرکت نہیں کر سکتی تھی اور یہ آخری بار ہوا ہے

"-آئندہ اس کی بھی امید نہ رکھنا

- اتنا کہنے کے بعد وہ ڈور کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئ, ناچارہ باقی تینوں کو بھی اس کی پیروی کرنا پڑی

"اوہ۔۔۔! تو اس کا نک نیم رابی ہے, فل نیم پتہ نہیں کیا ہو گا؟"

اس نے ناک سکیڑتے ہوئے زیرِلب کہا-اس کی سوچ, اس کے خیالات جان کر اس کے دل میں عزت اور پیار اور بڑھ گیا تھا-جب تک گاڑی نظروں سے اوجھل نہیں ہوئی تھی, وہ وہیں کھڑا رہا-ایک بات تو طے تھی, وہ جو کوئی بھی تھی اس کی زندگی کا اہم ترین حصہ بن چکی تھی-ہوتا ہے کبھی کبھی ایسا بھی کوئی اجنبی ہماری زندگی میں ایسے شامل ہو جاتا ہے, جیسے صدیوں سے اس سے ایک اٹوٹ رشتہ قائم ہو-اس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سے خود بخود اتنی انسیت ہو جاتی ہے کہ پھر وہ دل کے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت پاس محسوس ہونے لگتا ہے-وہ بھی اس وقت کچھ ایسا ہی محسوس کر رہا تھا-

اس نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی اور ہونٹوں پہ سیٹی کی خوبصورت سی دھن سجائے گاڑی میں بیٹھ گیا-

****

وقت کا پہیہ اپنے محور میں چکر اتار ہا اور یوں کائنات کا نظام معمول کے مطابق آگے سرکتا رہا-اس نے یونیورسٹی میں ٹاپ کیا تھا-یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہوئے اسے مہینہ ہونے کو تھا-شروع کے دنوں میں زونیہ اور ہانیہ کبھی کبھار اس سے ملنے آجایا کرتی تھیں لیکن گزرتے دنوں کے ساتھ اس کا ان کے ساتھ محض ٹیلیفونک رابطہ ہی رہ گیا تھا, جبکہ غزل کا گھر بغل میں ہونے کی وجہ سے وہ آئے دن اس کا سر کھانے آدھمکتی-جب سے اس کی منگنی ہوئی تھی وہ کچھ زیادہ ہی خوش دکھائی دیتی-وہ غزل جو کسی کام کو ہاتھ تک نہ لگاتی تھی اب سر تا پیر اس میں بدلاؤ آگیا تھا-آئے روز اس سے نئی ڈشیز کی ریسیپی پوچھ کر لے جاتی-مضراب کو کبھی کبھی حیرت ہوتی تھی فقط منگنی ہو جانے سے کسی میں اتنی خوشگوار تبدیلی کیسے آسکتی ہے؟

انہی دنوں اسے جاب کی آفر ہوئی تو اس نے بنا تردد کیے قبول کر لی-اس نے جامعہ جوائن کر لیا تھا-جامعہ کے ناظم اس کے ابو کے قریبی دوست تھے اسی لئے اسے وہاں کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا-جو بھی اسے غلط بات لگتی وہ بلا جھجک صدیقی صاحب سے جا کر کہہ دیتی-دوسری اچھی بات جامعہ اس کے گھر کے قریب پڑتا تھا جس سے اسے آنے جانے میں آسانی ہوتی-کچھ ہی دنوں میں وہ جامعہ کے ماحول کو اچھی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرح سے سمجھنے لگ گئی تھی-زندگی ایک ڈگر پر چلنے لگی-انہی دنوں غزل کی شادی ہو گئی تو وہ بہت اداس ہو گئی-اس کی ایک ہی قریبی دوست تھی اب وہ بھی ہمیشہ کے لئے پیا دیس سدھار گئی-

دو منزلہ جامعہ جتنا باہر سے خوبصورت نظر آتا,اس سے کئی زیادہ اندر سے خوبصورتی کا حامل تھا,جو دیکھنے والی آنکھ کو ایک پل میں اپنا گرویدہ بنانے کی صلاحیت رکھتا تھا-نیچے والی منزل میں رہائشی طالبات اور ٹیچرز رہتی تھیں-کوریڈور کے شروع میں ایک آفس بنایا گیا,جس میں آنے جانے والوں کا اندراج کیا جاتا-اس کے ساتھ ہی ایک ہال نما کمرہ جس میں دو قاری روزانہ بچوں کو حفظ کروانے کے ساتھ ناظرہ کی بھی تعلیم دیتے-آفس اور ہال کے آگے جالی دار بڑا سا دروازہ نصب تھا جس کے آگے بھاری پردے لگا کر,پردے کا مکمل انتظام کیا گیا-اوپر والی منزل پہ فرسٹ ٹائم ڈیز اور رہائشی طالبات کو تعلیم دی جاتی-اوپری منزل پہ ایک طرف بڑا ہال جس میں پانچ وقت کی نماز کے ساتھ ذکر واذکار کیا جاتا اسی لیے اس جگہ کو عبادت گاہ کہا جاتا تھا-

مضراب اس ماحول میں آکر بہت خوش تھی-وہ دنیا کو یکسر بھلائے اس نئی دنیا میں اپنے ربّ ذوالجلال کے اور قریب ہوتی چلی گئی-اسے جامعہ میں پڑھاتے ہوئے دو ماہ گزر گئے-اس محدود سے عرصے میں اس نے ایک عجیب بات نوٹ کی,کہنے کو تو جامعہ تھا لیکن یہاں نیکی کی آڑ میں ایسے ایسے گناہ ہو رہے تھے کہ وہ دیکھ کے حیران و ششدر رہ گئی جبکہ باہر والے یہاں پڑھنے اور پڑھانے والوں کو فرشتوں سے تشبیہ دیتے-کمروں میں چھپ چھپ کر گانے گائے جاتے,پردے کا انتظام تو کیا گیا لیکن لڑکیاں صرف جامعہ کی حد تک رکھتیں,۔باہر نکلتے ہی اکثر لڑکیاں حجاب اتار دیتیں-جہاں لڑکیاں ٹیچرز کو لائک کرتیں,وہیں کچھ ٹیچرز بھی دو قدم آگے نکلیں۔۔۔۔اپنی اپنی فیورٹ طالبہ کے ساتھ ادھر ادھر چکراتی نظر آتیں یعنی ٹیچر اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسٹوڈنٹ کافرق ہی نظر نہ آتا- جھوٹ, چغلی, غیبت, حسد, تکبر, لڑائی جھگڑے, ایک دوسرے کو نیچا دکھانا جیسے عام تھا- مضراب یہ سب دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی- اسے کہیں سے بھی اسلام کی تعلیم کا اصل مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آرہا تھا- اس نے بہت سوچ سمجھ کر صدیقی صاحب سے بات کر کے ساری صورتِ حال ان کے گوش گزار کی تو وہ بے حد خوش ہوئے- مضراب ان کی توقعات سے بڑھ کر کام کررہی تھی- پھر ان کے بے حد اصرار پر وہ ڈیز سے رہائشی ہوگئی تاکہ وہ اپنے ساتھ ساتھ ڈیز اور رہائشی تمام طالبات کی بہتر اصلاح کر سکے-

اس نے رولز و ریگولیشنز کی ہیڈ کو اپنی زیرِ نگرانی نئے سرے سے اصول و ضوابط کا چارٹ مرتب کروایا اور سختی سے ان پر عمل کروانے کی تلقین کی- اس کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے صدیقی صاحب نے نہ صرف سراہا بلکہ اسے اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وائس پرنسپل کے عہدے پہ فائز کر دیا- مضراب اتنی بھاری ذمہ داری کا سوچ کر ہی پریشان ہوگئی لیکن پھر صدیقی صاحب اور اسٹاف کے بھرپور تعاون کی بدولت وہ اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھاتی چلی گئی-

دو سال کے عرصے میں اس نے اس جامعہ کی نہ صرف ساخت کو مضبوط کیا بلکہ اس میں رہنے والی ہر طالبہ کی طرزِ زندگی کو یکسر بدل ڈالا- اسٹاف تبدیل کرنے سے کچھ ہی عرصے میں ان کا جامعہ بہترین جامعات میں صفِ اول میں شمار ہونے لگا-

وقت کا پہیہ اپنے محور میں چکر اتارہا اور یوں کائنات کا نظام معمول کے مطابق آگے سرکتا رہا- اس نے یونیورسٹی میں ٹاپ کیا تھا- یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہوئے اسے مہینہ ہونے کو تھا- شروع کے دنوں میں

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زونیہ اور ہانیہ کبھی کبھار اس سے ملنے آجایا کرتی تھیں لیکن گزرتے دنوں کے ساتھ اس کا ان کے ساتھ محض ٹیلیفونک رابطہ ہی رہ گیا تھا, جبکہ غزل کا گھر بغل میں ہونے کی وجہ سے وہ آئے دن اس کا سر کھانے آدھمکتی-جب سے اس کی منگنی ہوئی تھی وہ کچھ زیادہ ہی خوش دکھائی دیتی-وہ غزل جو کسی کام کو ہاتھ تک نہ لگاتی تھی اب سر تا پیر اس میں بدلاؤ آگیا تھا-آئے روز اس سے نئی ڈشیز کی ریسیپی پوچھ کر لے جاتی- مضراب کو کبھی کبھی حیرت ہوتی تھی فقط منگنی ہو جانے سے کسی میں اتنی خوشگوار تبدیلی کیسے آسکتی ہے؟

انہی دنوں اسے جاب کی آفر ہوئی تو اس نے بنا تردد کیے قبول کر لی-اس نے جامعہ جوائن کر لیا تھا- جامعہ کے ناظم اس کے ابو کے قریبی دوست تھے اسی لئے اسے وہاں کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا-جو بھی اسے غلط بات لگتی وہ بلا جھجک صدیقی صاحب سے جا کر کہہ دیتی-دوسری اچھی بات جامعہ اس کے گھر کے قریب پڑتا تھا جس سے اسے آنے جانے میں آسانی ہوتی-کچھ ہی دنوں میں وہ جامعہ کے ماحول کو اچھی طرح سے سمجھنے لگ گئی تھی-زندگی ایک ڈگر پر چلنے لگی-انہی دنوں غزل کی شادی ہو گئی تو وہ بہت اداس ہو گئی-اس کی ایک ہی قریبی دوست تھی اب وہ بھی ہمیشہ کے لئے پیا دیس سدھار گئی-

دو منزلہ جامعہ جتنا باہر سے خوبصورت نظر آتا, اس سے کئی زیادہ اندر سے خوبصورتی کا حامل تھا, جو دیکھنے والی آنکھ کو ایک پل میں اپنا گرویدہ بنانے کی صلاحیت رکھتا تھا-نیچے والی منزل میں رہائشی طالبات اور ٹیچرز رہتی تھیں-کوریڈور کے شروع میں ایک آفس بنایا گیا, جس میں آنے جانے والوں کا اندراج کیا جاتا-اس کے ساتھ ہی ایک ہال نما کمرہ جس میں دو قاری روزانہ بچوں کو حفظ کروانے کے ساتھ ناظرہ کی بھی تعلیم دیتے- آفس اور ہال کے آگے جالی دار بڑا سا دروازہ نصب تھا جس کے آگے بھاری پردے لگا کر, پردے کا مکمل انتظام کیا گیا-اوپر والی منزل پہ فرسٹ ٹائم ڈیز اور رہائشی طالبات کو تعلیم دی جاتی-اوپری منزل پہ ایک

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

طرف بڑا ہال جس میں پانچ وقت کی نماز کے ساتھ ذکر واذکار کیا جاتا اسی لیے اس جگہ کو عبادت گاہ کہا جاتا تھا۔

مضراب اس ماحول میں آکر بہت خوش تھی۔وہ دنیا کو یکسر بھلائے اس نئی دنیا میں اپنے ربّ ذوالجلال کے اور قریب ہوتی چلی گئی۔اسے جامعہ میں پڑھاتے ہوئے دو ماہ گزر گئے۔اس محدود سے عرصے میں اس نے ایک عجیب بات نوٹ کی,کہنے کو تو جامعہ تھا لیکن یہاں نیکی کی آڑ میں ایسے ایسے گناہ ہو رہے تھے کہ وہ دیکھ کے حیران و ششدر رہ گئی جبکہ باہر والے یہاں پڑھنے اور پڑھانے والوں کو فرشتوں سے تشبیہ دیتے۔کمروں میں چھپ چھپ کر گانے گائے جاتے,پردے کا انتظام تو کیا گیا لیکن لڑکیاں صرف جامعہ کی حد تک رکھتیں,۔باہر نکلتے ہی اکثر لڑکیاں حجاب اتار دیتیں۔جہاں لڑکیاں ٹیچرز کو لائک کرتیں,وہیں کچھ ٹیچرز بھی دو قدم آگے نکلیں۔۔۔۔اپنی اپنی فیورٹ طالبہ کے ساتھ ادھر ادھر چکراتی نظر آتیں یعنی ٹیچر اور اسٹوڈنٹ کا فرق ہی نظر نہ آتا۔جھوٹ,چغلی,غیبت,حسد,تکبر,لڑائی جھگڑے,ایک دوسرے کو نیچا دکھانا جیسے عام تھا۔مضراب یہ سب دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی۔اسے کہیں سے بھی اسلام کی تعلیم کا اصل مقصد پورا ہوتا نظر نہیں آرہا تھا۔اس نے بہت سوچ سمجھ کر صدیقی صاحب سے بات کر کے ساری صورتِ حال ان کے گوش گزار کی تو وہ بے حد خوش ہوئے۔مضراب ان کی توقعات سے بڑھ کر کام کر رہی تھی۔پھر ان کے بے حد اصرار پر وہ ڈیز سے رہائشی ہو گئی تاکہ وہ اپنے ساتھ ساتھ ڈیز اور رہائشی تمام طالبات کی بہتر اصلاح کر سکے۔

اس نے رولز وریگولیشنز کی ہیڈ کو اپنی زیرِ نگرانی نئے سرے سے اصول و ضوابط کا چارٹ مرتب کروایا اور سختی سے ان پر عمل کروانے کی تلقین کی۔اس کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے صدیقی صاحب نے نہ صرف

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

سراہا بلکہ اسے اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وائس پرنسپل کے عہدے پہ فائز کر دیا۔ مضراب اتنی بھاری ذمہ داری کا سوچ کر ہی پریشان ہو گی لیکن پھر صدیقی صاحب اور اسٹاف کے بھرپور تعاون کی بدولت وہ اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھاتی چلی گئی۔

دو سال کے عرصے میں اس نے اس جامعہ کی نہ صرف ساخت کو مضبوط کیا بلکہ اس میں رہنے والی ہر طالبہ کی طرزِ زندگی کو یکسر بدل ڈالا۔ اسٹاف تبدیل کرنے سے کچھ ہی عرصے میں ان کا جامعہ بہترین جامعات میں صفِ اول میں شمار ہونے لگا۔

......***

وہ آج بہت دنوں بعد کچھ ضروری چیزیں خریدنے شاپنگ مال آیا تھا۔ اس نے خریدی ہوئی چیزوں پہ ایک گہری نگاہ ڈالی پھر کچھ یاد آنے پر وہ لفٹ کے ذریعے سکنڈ فلور پر آ گیا جہاں بچوں کے ساتھ ساتھ زنانہ و مردانہ ہر قسم کی ورائٹی موجود تھی۔ وہ کپڑوں کے کیبنز میں سے ایک کیبن میں گھس گیا, دفعتاً اس کی نظر گلاس ڈور سے باہر حجاب میں ملبوس اسی لڑکی پہ پڑی تو شرٹس کھنگالتا اس کا ہاتھ وہیں رک گیا, اسے خوشگوار حیرت نے گھیر لیا۔ وہ ایک ماڈرن سی لڑکی جو شاید اس کی کزن تھی کے ہمراہ لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔ کپڑوں کی فٹافٹ سے سلیکشن کے بعد وہاں ڈیوٹی پہ موجود لڑکے کو انہیں کاؤنٹر پر پہنچانے کا کہہ کر وہ تیزی سے نیچے آیا, تو وہ اسے ہینڈ بیگ پکڑے شاپ کیپر سے بحث میں مصروف نظر آئی۔ اس نے جیسے سکون کا سانس لیا ورنہ جلدی کے باوجود اسے آٹھ دس منٹ لگ ہی گئے تھے اور اس کا خیال کہ اب تک وہ جا چکی ہو گی۔

بھیا! یہ تو بہت مہنگا ہے۔ آپ پلیز تھوڑا لیس کریں تاکہ ہم خرید سکیں۔" وہ جھنجھلائی"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

" - آپ ایسا کریں یہ ویسے ہی لے جائیں"

-نوجوان لڑکے نے اچانک پینترا بدلا

"کیا مطلب۔۔۔ویسے ہی لے جائیں, آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟"

-اس کی پیشانی پہ بل پڑے

"مطلب صاف ہے میڈم !, اگر آپ سمجھیں تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی لڑکا معنی خیز انداز میں مسکرایا تو اس کی رگیں تن گئیں-اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ

- کہتی, اگلے الفاظ سن کر وہ بھونچکارہ گئ

"- میڈم یہ حقیر سی چیز آپ کے سامنے کچھ بھی نہیں"

لڑکے نے قدرے آگے جھک کر سرگوشی کی تو اس کی ہمت جواب دے گئ, اس نے ہینڈ بیگ اٹھا کر اس کے

-سامنے سینٹرل ٹیبل پہ پھینکا

آپ کو شرم نہیں آئی یہ سب بکواس کرتے ہوئے-"وہ غصے سے پھنکاری-"انکل اگر ایسے آوارہ لڑکوں"

"-کو کام پر رکھیں گے تو کوئی بھی شریف گاہک یہاں کارخ نہیں کرے گا

اس کے کہنے کی دیر تھی وہ آدمی تیزی سے اس کی طرف آیا تھا جو شاید اس مال کا مالک تھا, اس نے غصے سے

-اس لڑکے کی طرف دیکھا اور شرمندگی سے گویا ہوا

معاف کرنا بیٹا۔۔۔۔۔یہ ابھی نیا نیا کام پر لگا ہے-آئندہ ایسی کوئی حرکت نہیں ہو گی, آپ ناراض نہ "

"-ہوں

"جی میڈم ! میں تو بس مذاق کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

CrAZy FaNs of NoVeL | By Sabahat Khan
Rah E Hayaat | By Noor E shaal (Complete Novel)
Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

لیکن وہ بنا کچھ سنے, جواب دیے, وہاں سے واک آؤٹ کر گئی- وہ کاؤنٹر کے پاس کھڑا کب سے یہ سب دیکھ رہا تھا- وہ اس کے لہجے کی مضبوطی سے بے حد متاثر ہوا- اس کے نکلتے ہی وہ تیزی سے گلاس ڈور کھول کر باہر کی طرف لپکا- وہ دونوں چلتے ہوئے آپس میں باتیں کر رہی تھیں -

"-ویسے رابی یار! تم تو بہت کنجوس ثابت ہوئی ہو- اتنی اچھی خبر سنائی تم نے, ٹریٹ تو بنتی ہے نا"

حمنہ نے شرارتی انداز میں کہتے ہوئے ہلکا سا ٹھوکا مارا تو وہ چونکی -

"ٹریٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کس لیے بھئی؟"

-اس نے ناسمجھی سے حمنہ کی طرف دیکھا تو حمنہ نے برا سا منہ بنایا

"- تمہاری منگنی کی اور کس بات کی بھول گئی کیا, ابھی کچھ دن پہلے ہی تو ہوئی ہے"

اوہ ہاں۔۔۔۔۔۔۔"اسے جیسے یاد آیا- "اس میں ناراضگی والی کون سی بات ہے ڈیئر- تم بتاؤ کب تمہیں دعوت نامہ بھیجوں - "

وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی -

دعوت نامہ چھوڑو- ابھی ہو جائے ٹریٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ویسے بھی پیٹ میں چوہوں کی ریس نے دھما چوکڑی مچا رکھی ہے -"

حمنہ نے شرارت سے کہتے ہوئے بے چارگی سے پیٹ پہ ہاتھ رکھا تو اس کی کمال ایکٹنگ پہ وہ منہ پہ ہاتھ رکھے ہنستی چلی گئی۔

وہ جو اس کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا, وہیں کا وہیں کھڑا رہ گیا۔ دھماکہ اتنا غیر متوقع تھا کہ اس کا دل کٹ کر رہ گیا- ابھی کچھ دن پہلے کی تو بات تھی جب اس کے پاپا نے بنا اس کا فیصلہ جانے اپنے دل عزیز دوست کی بیٹی سے

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اس کا رشتہ طے کر دیا-اس کی لاکھ کوششوں, تاویلوں کے باوجود ان کی ہاں کو ناں میں نہ بدل سکا-اس کا خیال تھا وہ بعد میں منا لے گا لیکن ابھی جو حقیقت اس پر آشکار ہوئی اس نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی- ایک طرف اس کے ماما پاپا کا مان, تو دوسری طرف اس کی یکطرفہ محبت- مشکل سے تو کسی لڑکی نے اس کے دل کو چھوا تھا-شاید قسمت کو یہی منظور تھا ورنہ بچپن سے لے کر اب تک۔۔۔۔۔۔اس نے جو چاہا تھا, وہ پایا تھا-وہ سر اوپر کیے نیلگوں آسمان پر نظر ڈالے دل ہی دل میں اللہ سے شکوہ کناں ہوا-افسردگی, کسی متاعِ جان کے چھن جانے کا ملال اس سمے اس کے چہرے پر کیا کچھ رقم نہیں تھا-وہ سرد آہ بھر تا نڈھال قدموں سے پارکنگ ایریا کی طرف مڑ گیا۔

صبح کا وقت ہونے کی وجہ سے باہر بنے خوبصورت سے گارڈن سے مختلف پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو فضا میں رچی بسی تھی-جامعہ میں دن کے وقت دو بار صفائی ستھرائی کروائی جاتی جس سے جامعہ ہر وقت صاف ستھرا, چمکتا دمکتا نظر آتا-اوپری منزل پہ ابھی پہلا پریڈ چل رہا تھا-وہ بھی نیچے فرش پہ بچھے گدے پہ بیٹھی کلاس لے رہی تھی-اٹینڈنس لگانے کے بعد اس نے کلاس پراکٹرز کو طالبات سے کل کا سبق سننے کا کہا اور خود سامنے ڈیسک پہ رکھی ضیاء القرآن کی کتاب کھول لی-آج صبح سے اس کی طبیعت خراب تھی-اس کے سر میں ہلکا ہلکا درد اب بڑھتا جا رہا تھا-ضیاء القرآن کی تفسیر پڑھانے کے بعد پریڈ کا ٹائم ختم ہوا تو وہ باہر گیلری میں آ گئی -

"-شیزا تم نے نوٹ کیا آج مس جی بہت چپ چپ سی تھیں"

-افراء کی بات پہ شیزا نے تائیدی انداز میں اثبات میں سر ہلایا

"ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں کہ مس مضراب کی طبیعت خراب ہے نا اس لیے۔۔۔۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

- ساتھ بیٹھی رہائشی لڑکی وجہ بتانے کے ساتھ ہی دوبارہ کتاب میں گم ہو گئ

حرمین جو اگلے پریڈ کا لیسن ریوائیز کر رہی تھی پاس بیٹھی لڑکیوں کی باتیں سن کر اس نے پریشانی کے عالم میں کھڑکی سے ملحقہ گیلری میں کھڑی مس مضراب کی طرف دیکھا جو مس سیدہ نزہت جبیں سے باتوں میں مشغول تھیں-اس نے فوراً کتاب بند کی اور پراکٹر کو انفارم کرنے کے بعد گیلری میں کچھ فاصلے پر ان

- کے فارغ ہونے کا بے چینی سے انتظار کرنے لگی

"مس جی! مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔"

- مس سیدہ نزہت جبیں کے جانے کے بعد حرمین تیزی سے کہتے ہوئے پیچھے لپکی

-جی کہیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟"مضراب نے مختصراً کہا"

"مس جی!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کی طبیعت خراب ہے؟"

-اس نے ڈرتے جھجکتے پوچھا مبادا کہیں ڈانٹ نہ پلا دیں

"- اللہ کا شکر ہے میں بلکل ٹھیک ہوں بس ہلکا سا سر درد ہے جو انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا"

- مضراب نے فارمل سے انداز میں جواب دیا تو اس کی اٹکی ہوئی سانس خارج ہوئی

"انشاءاللہ۔۔۔۔۔۔۔۔مس جی! میں آپ کو پین کلر یا چائے بنا کر دوں, درد جلدی ٹھیک ہو جائے گا؟"

"- نہیں۔۔۔۔۔شکریہ!۔۔۔۔آپ جائیں کیونکہ آپ کا اگلا پریڈ سٹارٹ ہو چکا ہے"

کہنے کے ساتھ ہی مضراب نے اپنی حیرت چھپاتے ہوئے سامنے کھڑی کامنی سی خوبصورت لڑکی کو بڑی توجہ سے دیکھا, جس کے چہرے پہ فکر مندی کی واضح جھلک تھی-اس کا ارادہ کچن کا جائزہ لینے کا تھا جہاں ڈیوٹی پہ موجود طالبات دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہی تھیں اس لئے سر جھٹکے نیچے کی طرف بڑھ گئی اور

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

حرمین جو کچھ کہنے کے لیے منہ کھول رہی تھی انھیں جاتادیکھ کر ہونٹوں کو گول کرتے ہوئے منہ بسورا-آج اس کا پورا ارادہ تھا مس مضراب سے بات کرنے کا,وہ انھیں آئیڈلائز کرتی تھی,ان کی طرح بننا چاہتی تھی- ان کا حجاب کے ہالے میں مقید خوبصورت نورانی چہرہ اسے بہت اٹریکٹ کرتا,ان کی مخصوص خوشبو اسے اپنے حصار میں جکڑے رکھتی-وہ اپنے احساسات وجذبات جو وہ ان کے لیے محسوس کرتی۔۔۔۔۔۔ان تک پہنچانا چاہتی تھی-وہ اکثر دعا کرتی مس مضراب نہیں تو ان جیسی لڑکی اس کی بھابی بنے-لیکن ہر خواہش کہاں پوری ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔"دل کے ارماں آنسوں میں بہہ گئے" کے مصداق وہ مایوسی کی تصویر بنی کلاس روم کی طرف بڑھ گئ -

......***

وقت کتنا تیزی سے گزرتا ہے اس کا اندازہ اسٹیج پہ دلہن بنی مضراب کو صحیح معنوں میں اس پل ہو رہا تھا-اپنے پیارے بابل کا گھر ہمیشہ کے لیے چھوڑ کے کسی دوسری اجنبی جگہ جانا کسی بھی لڑکی کے لیے آسان نہیں ہوتا-یہی کنڈیشن اس وقت مضراب کی تھی وہ بمشکل اپنے آنسو پیتی دلفریب خوشبوؤں کا ایک جہاں آباد کیے پہلو نشیں اپنے مجازی خدا کو یکسر بھلائے خود کو سنبھالنے میں ہلکان ہو رہی تھی-اس نے اپنی تینوں فرینڈز کو اپنی شادی پہ انوائٹ کیا تھا لیکن تینوں اپنی شادی شدہ زندگی میں مگن شاید اسے بھول گئ تھیں مضراب نے دکھ سے سوچا-اچانک رخصتی کا شور اٹھا تو وہ جو کب سے ضبط کیے بیٹھی تھی آنسو قطار در قطار بہہ نکلے-رخصتی

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

- جیسا کڑا وقت بھی گزر گیا-وہ دل پہ پتھر رکھے اپنے مما, پاپا اور بہن بھائی کو روتا چھوڑ کر پیا دیس سدھار گئ

-سارا راستہ اس کا بے چینی میں گزرا- سسرال میں اس کا استقبال بہت شاندار ہوا تھا, ہر کوئی اسے سراہ رہا تھا

ماشاءاللہ---------!چاند سورج کی جوڑی لگ رہی ہے اللہ میرے بچوں کو نظر بد سے بچائے, آمین"

" -

ایک گریس فل خاتون نے اسے اپنے ساتھ لپٹا کر پیشانی چومی تو مضراب کو بے اختیار اپنی مما یاد آئیں آنسو

-پلکوں کی باڑ توڑنے کو بے تاب ہوئے-یہ غالباً میری ساسوماں ہیں-اس نے اندازاً سوچا

تمام رسوم کے اختتام پر اسے ایک وسیع سجے سجائے, روشنیوں سے جھم جھم کرتے کمرے میں لایا گیا- دلہے کی

بہنیں اور کزنیں تھوڑی دیر اس کے کمرے میں بیٹھ کر ستائشی نظروں سے دیکھتی چھیڑ چھاڑ کرتی رہیں-

پھر جلد ہی کمرہ خالی ہو گیا تو اس نے سکھ کا سانس لیا-زیادہ دیر بیٹھنے سے اس کی کمر بھی اکڑ چکی تھی-بیڈ

کراؤن سے ٹیک لگاتے ہوئے اس نے دلچسپی سے کمرے کا جائزہ لیا جو اب بلاشبہ اس کی ملکیت تھا-

-خوبصورت فریش فلاورز سے سجا وسیع و عریض کمرے میں رہنے والے کو باذوق ثابت کر رہا تھا

"ان کا نام کیا ہے---------؟"

اس نے حیرت سے خود سے سرگوشی کی-جب ذہن پہ زور ڈالنے پر بھی یاد نہ آیا تو فوارے کی صورت اس کی

ہنسی نکل گئ-"بھلا کوئی ایسی پاگل دلہن ہو سکتی ہے جسے اپنے ہسبنڈ کا نام یاد نہ رہا ہو -"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

وہ سوچ کر پھر سے ہنسنے لگی اور منہ پر ہاتھ رکھے ہنستی چلی گئی-دروازے پر ہلکا سا کھٹکا ہوا تو وہ بمشکل ہنسی کنٹرول کیے تیزی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی-ناچاہتے ہوئے بھی اس نے گھونگھٹ تھوڑا آگے سر کا لیا-اس کا زور سے دھڑکتا دل حلق میں ایسے اٹکا کہ جیسے واپسی کا راستہ ہی بھول گیا ہو -

آنے والے نے دروازہ لاک کرنے کے بعد سب سے پہلے ڈریسنگ ٹیبل کا رخ کیا- سر سے سنہری کلاہ اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا کم ۔۔۔۔ پھینکا زیادہ-پھر کمرے میں ایسے چہل قدمی کرنے لگا جیسے کوئی بڑا ضروری کام ہو -

"ہممم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔موصوف کے تو بڑے نخرے ہیں -"

مضراب نے گھونگھٹ کے پیچھے منہ بسورتے ہوئے کوفت سے سوچا پھر پانچ منٹ بعد وہ بالوں میں ہاتھ چلاتا ہوا اس سے کچھ فاصلے پر بیڈ کے کونے پہ ٹک گیا -

"لگتا ہے شرمیلا بھی ہے -"

اس نے اندازہ لگاتے ہوئے دل میں کہا -

"یااللہ! یہ کچھ بول کیوں نہیں رہا-" اسے بے چینی ہوئی -

اسلام علیکم!۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ گھونگھٹ اٹھا کر اسکا دیدار کرتی مردانہ گھمبیر تا آواز" سن کر سحر زدہ سی ہو گئی۔

وعلیکم اسلام۔۔۔۔۔!" مختصراََ جواب دیتی وہ خود میں اور سمٹ گئی۔"

آئی تھنک! اب منہ دکھائی کی یہ آخری فارمیلٹی بھی پوری ہو جانی چاہیے یا صبح تک یونہی بیٹھنے کا ارادہ ہے۔"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

اسکے فارمل سے انداز پہ مضراب نے گھونگھٹ کے پیچھے غصے سے بھری گھوری ڈالتے ہوئے دانت پیسے۔

یعنی الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔والا حساب۔ بھلا کبھی مشرقی لڑکیوں نے بھی خود گھونگھٹ "اٹھایا ہے۔"

وہ بس دل مسوس کر رہ گئی، بولی کچھ نہیں۔

"ویل یہ لو تمہارا رونمائی کا گفٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

ایک ریڈ جیولری کیس اسکی گود میں بڑے اکتائے ہوئے انداز میں رکھا گیا تو اس نے دانت کچکچائے۔

کہیں میرا مجازی خدا کسی کی محبت میں ہارا ہوا ناکام عاشق تو نہیں۔۔۔۔۔"

افففف"۔اس نے دہل کر سینے پر ہاتھ رکھا۔

"اگر آپ کی اجازت ہو تو میں گھونگھٹ اٹھا سکتی ہوں کیونکہ میرا دم گھٹ رہا ہے۔"

اب کی بار مضراب نے سپاٹ لہجے میں طنز کیا تو وہ چونکا۔

بلکل اٹھا سکتی ہیں میں نے کب منع کیا ہے بلکہ یوں کریں کپڑے چینج کر کے سو جائیں، مجھے بھی نیند آ رہی ہے۔"

۔موصوف نے جمائی روک کر لاپروائی سے کہا

یعنی میں پاگل ہوں, جو کب سے اپنی پلکیں بچھائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہار سنگھار کیے سرتاج جی کے انتظار میں "بیٹھی ہوں ۔"

مضراب نے جل کر سوچا۔اسی لمحے مضراب چونکی, اسے آواز کچھ جانی پہچانی لگی, ذہن پر زور ڈالنے سے بھی جب پلے کچھ نہ پڑا تو اس نے جھٹ سے گھوگھٹ اوپر اٹھایا تو جس ہستی کو اپنے سامنے مجازی خدا کے روپ

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

میں پایا۔۔۔۔۔۔وہ تقریباً بیہوش ہوتے ہوتے بچی-وہ بنا پلکیں جھپکے, آنکھیں پھاڑے ٹکر ٹکر اسے دیکھنے لگی اور یہی صورتِ حال مقابل کی بھی تھی -

" سر ضرغام بشاء۔۔۔۔۔۔۔۔"

-مضراب نے سرگوشی نما آواز میں کہا

-رابی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ زیرلب بولا"

-اپنی زندگی, اپنی محبت کو سامنے پاکر وہ خوشی سے جیسے یک دم جھوم اٹھا

اس کے اندر جیسے کسی نے نئی رُوح پھونک دی ہو-پاپا کے اٹل فیصلے کے بعد وہ تو بکھر کر رہ گیا تھا-مام اور بہنوں کے بے حد اصرار کے باوجود بھی اس نے تصویر پہ نگاہ غلط ڈالنا بھی ضروری نہ سمجھا, اگر اس وقت دیکھ لیتا تو اتنے دن دکھی اور تڑپتے نہ گزارتا-

"سس۔۔۔۔سر۔۔۔۔سر ضرغام بشاء یہ آپ ہیں یا میرا کوئی الوژن۔۔۔۔۔۔۔؟"

وہ پوری آنکھیں کھولے بڑبڑائی تو ضرغام نے بے ساختہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور نظر بھر کر اسے دیکھا کہ اب اس پہ نہ صرف اس کا حق تھا بلکہ پوری کی پوری اس کی دسترس میں تھی -

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔؟"

مضراب نے یقین دہانی کے لیے ضرغام کا چہرہ چھوتے ہوئے نفی میں سر جھٹکا-اسے یاد آیا, جب ماما تصویر دکھانے اس کے کمرے میں آئی تھیں تب اس نے بے دلی سے سرسری سی نگاہ ڈال کر دراز میں ڈال دی تھی اور اسے یقین تھا وہ تصویر اب بھی وہیں ہو گی-نکاح کے وقت اسے اتنی ہوش نہیں تھی کہ دھیان دیتی

-

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

"- سر نہیں پاگل۔۔۔۔۔۔۔۔۔صرف ضرغام کہو میری جان"

ضرغام نے شرارت سے بھری تنبیہہ کی اور اس کا ہاتھ تھام کر محبت لٹاتی, ساحرتا نظروں سے اس کی اور دیکھنے لگا جیسے اس کے حسین نقوش آنکھوں کے راستے جذب کر لینا چاہتا ہو, جبکہ اس کے یوں اچانک جان -کہنے پر مضراب ایک دم بلش کرتی قدرے پرے سرک گئی تو ضرغام نے بے ساختہ قہقہہ لگایا

چھوئے تو نہیں میں نے کسی کے پاؤں لیکن "

"تم پائل باندھنے کا کہو تو سوچا جا سکتا ہے

جیولری کیس سے انتہائی مہنگی اور نفیس پائل نکالتے ہوئے وہ دھیرے سے مدھر انداز میں گنگنایا, مضراب اس کے یوں معنی خیز انداز بدلنے پہ شرم سے پانی پانی ہو گئی- وہ ابھی تک ضرغام بشاء کا یہ روپ قبول نہیں کر پا رہی تھی- جب کافی دیر گزرنے کے بعد بھی اس نے پاؤں آگے نہ کیا تو ضرغام نے سیدھا بیٹھتے ہوئے اس کا پاؤں پکڑ کر گود میں رکھا اور بہت پیار سے پائل اس کے خوبصورت دودھیا پاؤں کی زینت بنا دی- مضراب -کے صبیح چہرے پر شرم و حیا کی لالی مزید گہری ہو گئی- وہ تادیر اس دلفریب منظر سے لطف اندوز ہوتا رہا عورت خوبصورت ہونے کے ساتھ شرم و حیا کی پیکر بھی ہو تو اس کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے-" وہ آج اس" -بات پہ ایمان لے آیا تھا

وہ جھک کر کھسہ اتارنے لگا- مضراب نے موقع غنیمت جانا اور کن اکھیوں سے ضرغام کی طرف دیکھا, جو اب صرف اس کا تھا- بلیک شیروانی میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا- ہلکی ہلکی شیو بڑھی ہوئی تھی جس

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

نے اس کی شخصیت کو چار چاند لگا دیے, گلابی کٹاؤدار ہونٹ, براؤن گھنے سلکی بال, اتنا حسین شریکِ سفر جس پہ زونیہ سمیت پوری یونیورسٹی کی لڑکیاں مرتی تھیں, وہ ٹھہرا ابھی تو اس کا نصیب جس نے کبھی اس کے بارے میں سوچا تک نہیں تھا- مضراب یک ٹک اسے تکنے میں محو تھی -

"-اب بس کر دو یار ! نظر لگاؤ گی کیا؟آئی نو.........میں بہت خوبصورت ہوں"

ضرغام اس کی نظروں کا حصار محسوس کرتا یک دم سیدھا ہوا اور شرارت سے اس کی سیاہ گھور آنکھوں میں جھانکتے چوری پکڑی تو وہ گڑبڑا کر نظریں جھکا گئ -

ضرغام اس کے نازک ہاتھ تھامے, محبت پاش نگاہیں اس پہ ٹکائے سب بتاتا چلا گیا اور مضراب حیرت کے سمندر میں غوطہ زن کئ بار ڈوبنے اور ابھرنے کے عمل سے گزرتی رہی- دونوں نے مل کر شکرانے کے نوافل ادا کیے اور خدا کا شکر بجالائے -

جہاں ضرغام بشاء اپنی محبت پا کر بے انتہا خوش تھا, وہیں مضراب بھی اپنی قسمت پہ نازاں تھی -

صبح ہلکے سے کھٹکے پہ مضراب کی آنکھ کھلی اور اٹھتے ہی اسے ایک اور جھٹکا لگا یعنی شادی نہ ہوئی پے در پے جھٹکوں کا پریڈ ہو گیا- صبح ناشتہ سرو کرنے میڈ کے ساتھ جو لڑکی اندر داخل ہوئی وہ کوئی اور نہیں, بلکہ حرمین بشاء.........ضرغام بشاء کی چھوٹی بہن تھی- حرمین کو دیکھ کر مضراب کو دوسرا جھٹکا لگا, تو دوسری طرف حرمین.........جو جامعہ میں مس مضراب کے لیے ڈیز سے رہائشی ہوئی تھی, آناً فاناً بھائی کا ایسے رشتہ طے ہوا کہ وہ چاہ کر بھی بھابی کی تصویر نہ دیکھ سکی- اس وقت وہ مضراب کے گلے لگی بے تحاشہ خوش لگ رہی تھی اور خوش کیوں نہ ہوتی, اس کی دلی مراد جو بر آئی تھی -

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ناشتے کے بعد اسے ولیمے کے لیے تیار ہونا تھا-جب وہ تیار ہو کر اسٹیج پر آئی تو وہ دونوں نہ جانے کتنی رشک بھری نظروں کے حصار میں تھے -

وہ ڈارک پرپل اور سلور امتزاج لیے, ڈریس میں ملبوس ضرغام کے پہلو میں بیٹھی نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت دکھائی دے رہی تھی- کل کی نسبت آج مضراب کے چہرے پہ الوہی چمک کی چھب تھی جبکہ ضرغام بشاء تھری پیس پہنے, بے حد چارمنگ سا, بات بات پہ قہقہہ لگاتا کن اکھیوں سے بار بار مضراب کو دیکھتا, کیمرے کی آنکھ سے اوجھل نہ رہ سکا-

ولیمہ بخیر و عافیت اپنے اختتام کو پہنچا تو ضرغام کے اشارے پر حرمین مضراب کو, جس کا تھکاوٹ سے برا حال ہو رہا تھا, لیے اس کے بیڈروم میں لے آئی- حرمین جا چکی تو وہ بھی ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئ, اس کا ارادہ بھاری بھر کم زیورات سے فوری چھٹکارا پانے کا تھا-

"رابی رکو-----------یار! اتنی بھی کیا جلدی ہے"-

وہ کہتا ہوا تیزی سے اس کی طرف بڑھا, اسی لمحے مضراب, ضرغام کی آواز پہ پیچھے مڑی اور بری طرح اس کے چوڑے سینے سے جا ٹکرائی, اتنا حسین موقع دیکھ کر ضرغام معنی خیزی سے مسکرایا اور اس کے گرد بازؤں کا گھیرا تنگ کر لیا- کلون کی دلفریب خوشبو نے دونوں کو اپنے حصار میں جکڑ لیا-

اس کی قربت کے احساس کو محسوس کرتی وہ جھینپ کے دو قدم پیچھے ہٹی, ضرغام کے مبہم انداز اور گہری ہوتی مسکراہٹ دیکھ کر مضراب نے شاکی نظروں سے اسے گھورا-

"زوجہ محترمہ! یہ گھورنے کا کام بعد میں کر نا ساری زندگی پڑی ہے, فی الوقت تو میرے پاس تمہارے لیے ایک زبردست سا سرپرائز ہے"-

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

- اس کے پر تجسس انداز پہ مضراب تذبذب کا شکار ہوئی

"یااللہ! اب کون سا سرپرائز باقی ہے؟"

اس نے قدرے حیرت سے دل میں سوچا اور استفہامیہ نظریں دروازے پہ ٹکا دیں, جہاں حرمین تین عدد لڑکیوں سمیت کمرے میں داخل ہو رہی تھی-ان تینوں کو پہچانتے ہی وہ ایسے اچھلی جیسے کسی بچھو نے ڈنک مار دیا ہو -

حجاب میں ملبوس اس کے سامنے کھڑیں وہ تینوں لڑکیاں کوئی اور نہیں, بلکہ اس کی دل عزیز دوستیں غزل, زونیہ اور ہانیہ تھیں- سر تا پیر ان کا بدلا ہوا حلیہ دیکھ کر مضراب صحیح معنوں میں سرپرائزڈ رہ گئی-

ٹاپ, سکرٹس, شارٹ شرٹس, جینز سب غائب تھا, وہ حیرت سے نکلتی تو کیسے؟

- سوری یار رابی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔! ہم لوگ باوجود کوشش کے تیری شادی میں شرکت نہیں کر سکیں "

-افسردگی سے کہتی سب سے پہلے ہانیہ نے اسے گلے لگایا

ہاں یار! سچ میں۔۔۔۔۔ہمارا ارادہ مہندی پہ آنے کا تھا لیکن اچانک موسم کی خرابی کی وجہ سے ہماری فلائٹ مس ہو گئی -"

- زونیہ بھی خوشی و مسرت کے ملے جلے تاثرات لیے, اس سے لپٹ گئی

اور مجھے بھی معاف کر دے رابی۔۔۔۔۔۔ان دونوں چڑیلوں نے مجھے بھی آنے سے منع کر دیا تھا کہ " ایک ساتھ جائیں گی, ورنہ یونو! میں ضرور آتی -"

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

زونیہ اور ہانیہ کو پیچھے دھکیلتی غزل وارفتگی سے اس کے گلے لگی, جس پہ مضراب کی آنکھیں فوراً بھیگ گئیں - وہ جوان تینوں سے بے حد ناراض تھی, سارے گلے شکوے بھلائے بے طرح خوش ہوئی - ضرغام اور حرمین کب کے جا چکے تھے - وہ ان تینوں کو لیے بڑے سے بیڈ پہ آ گئی - تینوں نے کمرے کا بھرپور جائزہ لیا اور رشک بھری نظروں سے مضراب کے خوبصورت اور پر رونق چہرے کو دیکھا, جو گلاب کی طرح کھل رہا تھا -

"تم لوگوں نے حجاب اوڑھ لیا, تم تینوں سوچ بھی نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں -"

مضراب نے خوشی سے کھنکتی آواز میں کہا تو تینوں نے ایک دوسرے کی طرف مسکرا کر دیکھا -

"ہاں --------ہاں ! ہمیں پتہ ہے -"

تینوں بیک آواز بولیں -

"لیکن یہ کایا آخر پلٹی کیسے -----؟"

وہ متجسس ہوئی -

"اس کایا پلٹ میں نہ کسی اور کا ہاتھ ہے اور نہ ہی کمال, یہ سب تمہاری وجہ سے ممکن ہوا ہے - اگر تم نہ ہوتی تو ہماری زندگی کا محور کچھ اور ہوتا -"

ہانیہ نے کہنے کے ساتھ ہی مضراب کے ہاتھ تھام لیے -

"میری وجہ سے ------- مطلب؟"

مضراب نے نا سمجھی کے عالم میں زونیہ اور غزل کی طرف دیکھا -

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

دراصل ! بات یہ ہے کہ تم اکثر سگنلز کا بہانہ بنا کر ہمیں اسلامی ویڈیوز ڈاؤن لوڈ کر کے سینڈ کرنے کا کہتی تھی۔شروع میں ہم نے دھیان نہیں دیا تھا۔ کبھی خوشی سے اور کبھی اکتاہٹ سے تمہیں سینڈ کر دیتی۔ لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا, ہمیں اس کی عادت ہوتی گئ, ہم ان ویڈیوز میں دلچسپی لینے لگیں۔ان اسلامی ویڈیوز میں اتنے ایمان افروز واقعات اور باتیں بتائی جاتیں کہ ہم حیرت سے دنگ رہ جاتیں تھیں۔وہ سب باتیں جن پہ پہلے دھیان نہیں دیتی تھیں, ان پر خود بخود عمل ہوتا چلا گیا۔ہمارے دلوں پہ لگے زنگ کے قفل اپنے آپ کھلتے چلے گئے "۔

زونیہ تشکر آمیز لہجے میں گویا ہوئی اور محبت سے مضراب کو دیکھا, جس کی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں میں بے یقینی ہلکورے لے رہی تھی ۔

اب تو سمجھو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صلوۃ و صوم نہ ہو تو زندگی میں سکون ہی نہیں ملتا۔ہمیں بخوبی اندازہ تھا کہ تم یہ سب صرف ہمیں راہِ راست پہ لانے کے لیے کرتی رہی۔نیت اور عمل نیک ہو تو منزل مل ہی جاتی ہے ۔تم ہماری مسیحا ہو, ہماری آنے والی نسلوں کی محسن ہو رابی۔۔۔۔۔۔تم ہی ہو جس نے ہمیں راہِ ہدایت پہ چلایا, تمہارے وسیلے سے ہی راہِ حیات ملی۔" عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی, جہنم بھی۔"اس کا مفہوم ہم نے جان لیا ہے۔تم واقعی گریٹ ہو رابی۔۔۔۔۔۔۔"

غزل جو بولنا شروع ہوئی تو بولتی چلی گئ۔اس کے لہجے میں اپنائیت ہی اپنائیت تھی ۔

ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا کوئی کمال نہیں اس میں, میں نے تو بس اپنا فرض نبھایا ہے۔" ہاں میں چاہتی تھی کہ تم لوگ اسلامی طرزِ زندگی کے اصولوں پہ زندگی گزارو, اسلام کا پرچار کرو اور میں تم سب کو اس گیٹ اپ میں دیکھ کر بے انتہا خوش ہوں "۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

-مضراب کا لہجہ گلوگیر ہوا

انشاءاللہ! دیکھنا تم۔۔۔۔۔۔آنے والے ہر ماہِ رمضان میں خوب اہتمام سے روزے رکھیں گی اور" محفل, تراویح, تہجد سب ہوگا-بے شک! اللہ کی رضا پانے میں ہی زندگی کی اصل خوبصورتی اور دنیوی و اخروی فلاح ہے -"

-غزل چہکتے ہوئے بولی تو سب نے بیک زبان "انشاءاللہ" کہا

اور بے شک! ہدایت اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے-"جو انسان راہِ ہدایت پالیتا ہے اسے مقصدِ حیات" حاصل ہو جاتی ہے, پھر دونوں جہانوں میں کامیابی اس کا مقدر ٹھہرتی ہے -"

-رابی نے سوچتے ہوئے بیڈ کی بیک سے سر ٹکا دیا

وہ تینوں اب اس کے آئے ہوئے ڈھیروں تحائف جوش و خروش سے کھول کر دیکھ رہی تھیں-وہ اپنی قسمت پہ نازاں تھی-اسے مانگے, بن مانگے سب کچھ ملا تھا-وہ چشمِ تصور میں اللہ کے حضور سر بسجود تھی-

- تشکر سے اس کی آنکھوں میں نمی گھل گئ

" - ویسے میں نے سوچ لیا ہے میں اپنی بیٹی کا نام مضراب رکھوں گی"

- غزل نے خوشدلی سے اپنے دل کی بات کہی

"اوووورررر۔۔۔۔۔۔اگر میرے ہاں بیٹا ہوا تو میں اس کا نام ضرغام رکھوں گی۔۔۔۔۔۔۔آہم کیسا؟"

-زونیہ نے آنکھ مٹکائی تو سب کا قہقہہ کمرے میں گونجنے لگا

خواب, حقیقت یا کوئی فسانہ "

"!زندگی ہے کچھ عجب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

ختم شد

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel

امید ہے آپ کو یہ ناول پسند آیا ہو گا اپنی قیمتی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ کیجئے

فی امان اللہ

اپنا خیال رکھیے اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے اللہ آپ کے لیے بھی خیر و

عافیت کا معاملہ فرمائے

آمین

Do not Copy Witout Permisson of Author or CrAZy FaNs of NoVeL
https://crazyfansofnovel.com/
fb.me/CrazyFansOfNovel